ڈاکٹر عارفہ شہزاد
ایسوسی ایٹ پروفیسر
ادارۂ زبان و ادبیاتِ اردو
جامعہ پنجاب، لاہور

انگریزی ادبی کالموں کے مجموعے اور اردو ادب کا عصری منظر نامہ

Literary columns are valuable in understanding the literary scenario of specific language and literature.Same is the case with Urdu Literature.There are many prominent writers who wrote literary columns abouts Urdu books,writers,poets and trends.Though these columns are brief in length hence they have critical element in them.So we can't ignore them .This article deals with those books which are collectiin of such literary articals.They are helpful in understanding the importance of literary columns in a glance.

ادبی کالموں میں معاصر عہد کے ادیبوں اور ان کی کتب پر تنقید و تبصرے کا رجحان غالب رہا ہے۔بعض اوقات یہ تنقید تاثراتی نوعیت کی لگتی ہے۔تاہم کئی کالم ایسے بھی ہی ہوتے ہیں جو کسی طور پر تنقیدی مضامین سے کم تر درجے کے نہیں ہوتے۔ انھیں ہم محض تبصرۂ کتب یا تعارفِ مصنف قرار نہیں دے سکتے۔علاوہ ازیں ان کالموں میں بالعموم معاصر ادبی رجحانات بھی زیرِ بحث آتے ہیں۔اس لحاظ ان کالموں کی تنقیدی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔کئی ایسے شعرا اور ادیب جو وقت گزرنے کے ساتھ مختلف وجوہات کی بنا پر پس منظر میں چلے جاتے ہیں، انھی کالموں سے ہمیں ان کے اور ان کی تصانیف کے بارے میں پتا چلتا ہے۔یوں یہ کالم ادبی تاریخ کی گمشدہ کڑیوں کی دریافت کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔بعض اوقات ادبی کالم ادب کے معاصر دور کے علاوہ گزشتہ ادوار، مصنفین یا ان کی کتب کو بھی موضوع بناتے ہیں۔اس طرح معاصر عہد کے قارئین گزشتہ ادبی تاریخ سے واقفیت حاصل کرتے ہیں۔

انگریزی میں کالم نگاری کے دوہرے فوائد ہیں۔ان کے ذریعے گویا یہ کالم نگار اپنی زبان و ادب کو عالمی سطح پر متعارف کرانے کا وسیلہ بن جاتے ہیں۔یہی بات اردو ادب کے حوالے سے لکھے گئے کالموں پر صادق آتی ہے۔انگریزی میں اردو زبان و ادب کے حوالے سے کالم لکھنے والے کئی نمایاں نام ہیں۔ان میں جیلانی کامران، صفدر میر، مظفر علی سید، انتظار حسین، محمد سلیم الرحمٰن، خالد احمد، پروفیسر نذیر صدیقی، سید افسر ساجد، روف پاریکھ، مہر افشاں فاروقی، سرمد صہبائی، یاسمین حمید، امجد پرویز، نورس رائے، حارث خلیق، ناصر عباس نیر، روش ندیم، عامر حسین اور رضا نعیم شامل ہیں۔تاہم ان سب کی کالم نگاری کا احاطہ ایک طویل اور ضخیم مقالے کا متقاضی ہے۔

اس مقالے کا موضوع وہ کالم نگار ہیں، جن کے کالم کتابی شکل میں شائع ہوئے۔ ان میں سے بعض کتب ایسی ہیں جن میں محض اردو ادب سے متعلق تنقیدی کالم شامل ہیں۔ دیگر کتب میں انگریزی ادب یا پاکستان کے علاقائی ادب پر تنقیدی کالم بھی شامل کیے گئے ہیں۔ادبی کالموں پر مشتمل چند کتب ایسی بھی دستیاب ہوئی ہیں جن میں اردو ادب کے علاوہ، انگریزی ادب یا دیگر زبانوں کے ادب یا پھر سیاست وغیرہ کے موضوع سے متعلق کتب زیر بحث لائی گئی ہیں۔

جیلانی کامران کی کتاب *Cultural Images in Post-Iqbal World* مطبوعہ ۱۹۸۸ء کو اس سلسلے میں اشاعتی تقدم حاصل ہے۔ ان کے کالموں کا یہ مجموعہ ادب اور ثقافت کے تعلق کو سمجھنے کے سلسلے کی اہم تنقیدی کڑی ہے۔ یہ کتاب بزمِ اقبال، لاہور کے زیر اہتمام اشاعت پذیر ہوئی۔ یہ ان کالموں کا مجموعہ ہے جو انگریزی اخبار دی نیشن *(The Nation)* لاہور میں شائع ہوتے رہے۔ اس کتاب میں شامل بارہ (۱۲) کالم اردو ادب سے متعلق ہیں۔ ان کے عنوانات درج ذیل ہیں:

1- Muslim Renaissance as Metaphour
2- The World of Muslim Imagination
3- The Voice from the Recent Past
4- Intizaar Hussain's Roop Nagar, Meerut
5- New Roots and Old Memories
6- A Sitting with A Man of Letters
7- Neo Sufism in Poetry
8- Laila and the Thirsty Birds
9- Call it Madness
10- Nak Parveen Makes the Choice
11- The Black Cat in a Dark Room
12- A Literary Perspective

پہلے کالم بہ عنوان "Muslim Renaissance as Metaphour" میں جیلانی کامران نے عمومی طور پر معاصر ادب کی صورتِ حال پر تبصرہ کیا ہے۔ ان کی رائے میں معاصر عہد میں حقیقت نگاری نے ادب کی روح کو نقصان پہنچایا ہے۔ یہ صرف حال کی تلخیوں کا عکاس بن کر رہ گیا ہے۔ اس میں مستقبل کی آس کا پہلو مفقود ہے۔ نتیجتاً یہ قاری میں یاسیت ابھارتا ہے اور معاشرہ ادب کے انھی اثرات کے تحت یاسیت کا شکار ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس کا حل اسی صورت ممکن ہے کہ ادب مسلم نشاۃ الثانیہ کا استعارہ ہو، تاکہ معاشرے میں اُمید اور آگے بڑھنے کی امنگ پیدا ہو۔ جیلانی کامران کے الفاظ میں:

> "The Muslim Renainssance as a metaphour of history can help our creative writings, and it can also redeem the helpless situation which has caused

psychopathic ailment in out thought and experience. Modernism in literature has brought about a break in the tradition of creative writing. Only a vision of the future can bring about continuity in the tradition and new view of creative experience in our writings." [۱]

دوسرے کالم بہ عنوان "The World of Muslim Imagination" میں عالمگیر ہاشمی کی کتاب کا تجزیہ کیا گیا ہے۔اس کتاب میں خالدہ حسین کے افسانوں اور عباس اطہر کی شاعری کے انگریزی تراجم شامل ہیں۔

تیسرے کالم بہ عنوان "The Voice from the Recent Past" میں خلیفہ عبدالحکیم کی کتاب *Islamic Ideaology* کا جائزہ لیا گیا ہے۔ چوتھے کالم بہ عنوان "Intizaar Hussain's Roopnagar Meerut" میں انتظار حسین کے ناول بستی میں ناسٹلجیائی عناصر زیر بحث آئے ہیں۔ پانچویں کالم بہ عنوان "New Roots and Old Memories" میں انتظار حسین کا ناول تذکرہ موضوع ہے۔اس ناول پر تبصرہ کرتے ہوئے جیلانی کامران انتظار حسین کو معاشرتی مورخ (Social Historian) قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"As a mature writer he has given maturer work to our literature and one wonders Intizaar Hussain has eventually become a social historian or he has given a new dimension to his world of fiction." [۲]

آٹھویں کالم بہ عنوان "A Sitting with a Man of Letters" میں جیلانی کامران نے اشفاق احمد کے ساتھ ملاقات کا احوال بیان کیا ہے۔مزید برآں مجموعی طور پر ان کی کہانیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ مستقبل کے تناظر کو پیش نظر نہ رکھنے کے سبب اشفاق احمد کی کہانیوں کے تخلیقی عمل کو نقصان پہنچا ہے۔ جیلانی کامران کے الفاظ میں:

"---inability to perceive the future has damaged the creative act." [۳]

نویں کالم بہ عنوان "The Two Caravans" میں اشفاق احمد کے ڈرامے ننگے پاؤں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ساتویں کالم کا موضوع سرمد صہبائی کا شعری مجموعہ نیلی کے سورنگ ہے۔ جیلانی کامران اس مجموعے کی نئی لفظیات کے معترف ہیں۔تاہم ان کی رائے میں علاقائی روایت میں رنگی ان لفظیات نے سرمد صہبائی کی شاعری کو مقامیت میں قید کر دیا ہے۔اس نوع کی لفظیات کی بنا پر اس کا ترجمہ بھی دشوار ہو گیا ہے۔ جیلانی کامران لکھتے ہیں:

"These poems are written in a new poetic language which is based on folk idiom. Thus, archiac dialectal words give an unfamiliar pre-modern hue of the poems. Sermad Sehbai has, indeed discovered a charming poetic world but its language has made it a tropographical object. He has created a highly localised hetrocosm on a soil which is extremly volatile with intense emotions. One can

enjoy this world but cannot convey it to an outsider who is not familiar with its vocabulary. Perhaps this feature marks the difference between classical sufism and the neo-sufism of out times. The universal has been reduced to the particular in this collection of poetry. Perhaps Sermad Sehbai was not aware of this lurking danger during his state of ecstacy."[۴]

جیلانی کامران کی اس رائے سے اتفاق نہیں کیا جا سکتا کہ مقامیت پر مبنی ادب محدود ہو جاتا ہے۔ عالمی ادب میں بہت سی ایسی مثالیں ہیں جہاں شاعروں اور ادیبوں نے اپنی زمین سے جڑے رہ کر عالمی شہرت حاصل کی۔ جدید تنقید تو اس نظریے کی حامل ہے کہ آفاقیت کوئی آسمانی قدر نہیں بلکہ اس کی جڑیں مقامیت ہی کی کوکھ سے پھوٹتی ہیں۔ یہ شاعر کا اندازِ تحریر ہے جو مقامی رنگ کو بھی آفاقی نغمے میں ڈھال دیتا ہے۔ سرمد صہبائی کے مذکورہ مجموعے میں بھی وجدانی لے، آفاقی سروں کی حامل ہے۔ اس لیے لوک ادب سے لفظیات مستعار لینے کی بنا پر انھیں مقامیت کا حامل اور محدود کہنا درست تنقیدی رائے نہیں۔

دسویں کالم "Laila and the Thirsty Birds" میں سہیل احمد خان کے شعری مجموعے ایک موسم کے پرندے کا جائزہ لیا گیا ہے۔ بالخصوص ان کے ہاں پرندے کے استعارے کو موضوع بنایا گیا ہے۔

دسویں اور گیارھویں کالم میں علی الترتیب بہ عنوان "Call it Madness" اور "Nak Parveen Makes Her Choice" میں ڈراما موضوع ہے۔ اوّل الذکر مضمون میں بانو قدسیہ کے ڈرامے یہ جنوں نہیں تو کیا ہے اور ثانی الذکر مضمون میں اشفاق احمد کے ڈرامے زمانے کی کہانی اور موضوع کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔

گیارھویں مضمون "The Black Cat in a Dark Room" کا موضوع قدرت اللہ شہاب کی خودنوشت سوانح شہاب نامہ ہے۔ جیلانی کامران اس آپ بیتی میں بیان کیے گئے نائنٹی (Ninety) کے کردار کو زیر بحث لائے ہیں۔ ان کی رائے میں اس کردار کی تشکیل کے پس پشت نفسیاتی عناصر کا تجزیہ کیا جانا چاہیے۔ قابلِ ذکر امر یہ ہے کہ جیلانی کامران اس کردار کی اصلیت کو تسلیم نہیں کرتے اور اسے قدرت اللہ شہاب کے تخیل کا شاخسانہ قرار دیتے ہیں۔ جیلانی کامران کہتے ہیں:

"And Perhaps Shahab's consciousness had created the Ninety to link his ownself within meta history under the stress of psychological and creative urges of last days of his life." [۵]

قدرت اللہ شہاب کی آپ بیتی شہاب نامہ نے بے حد مقبولیت حاصل کی۔ اس کا بڑا سبب اس میں تصوف اور فوق الفطرت عناصر کا بیان تھا۔ جیلانی کامران کا یہ مضمون اس سوانح عمری کی نفسیاتی تنقید قرار دیا جا سکتا ہے۔ انھوں نے تعقل پرستی کی روشنی میں ''نائنٹی'' کے فوق الفطرت کردار کو قدرت اللہ شہاب کے آخری ایام کی تنہائی کی پیداوار قرار دیا ہے

اوراس امر پر زور دیا ہے کہ نفسیات کے طالب علموں کو اس سوانح عمری کی کیس سٹڈی (Case Study) کرنا چاہیے۔

بارھویں کالم "A Literary Perspective" میں بھی جیلانی کامران نے منفرد تنقیدی زاویہ پیش کیا ہے۔ان کی رائے میں تحریک پاکستان سے متعلق تقاریر اور خطبات کا ادبی تناظر میں جائزہ لیا جانا چاہیے اور ان تحریروں کی ادبیت کو پرکھنا چاہیے۔ بالخصوص قراردادِ پاکستان کا متن اس سلسلے میں اہم ہے۔ جیلانی کامران کے اس نقطۂ نظر کو مان لیا جائے تو تاریخ، مشاہیر کے خطبات اور تقاریر کے مطبوعہ مجموعوں سے بھری پڑی ہے۔کیا ان سب کو ادب کے زمرے میں شمار کرنا درست ہوگا؟ حقیقت یہ ہے کہ خطابت اور ادب دو مختلف شعبے ہیں۔خطیب جو کچھ کہتا ہے سیاسی وسماجی حالات کے تناظر میں تو ہوتا ہے مگر اس کے پس پشت کسی خاص مقصد کا حصول ہوتا ہے۔ جب کہ اکثر اوقات ادب کا مقصد ادب ہی ہوا کرتا ہے۔مقصدیت اور ادب، تاریخ کے جن ادوار میں لازم وملزوم قرار دیے گئے، جلد ہی ان کا ردعمل بھی سامنے آیا۔ چنانچہ جیلانی کامران کی اس رائے سے اتفاق نہیں کیا جا سکتا۔

بحیثیت مجموعی اس کتاب میں شامل کالموں میں اقبال کے بعد کے عہد میں پنپنے والے ادبی رجحانات کو عمرانی زاویۂ نظر سے پرکھا گیا ہے۔اس ضمن میں شاعری، افسانہ، ناول اور ڈراما کے حوالے سے کم وبیش تمام اہم معاصر تحریریں زیر بحث آ گئی ہیں۔مزید برآں اس کتاب میں جیلانی کامران نے محولہ بالا کالموں کے علاوہ چند دیگر کالموں میں اردو ادب کے حوالے سے منعقد ہونے والی کانفرنسوں، سیمیناروں اور ادبی تقاریب میں اٹھائے جانے والے مباحث کو موضوع بنایا ہے۔انیس سواسی کی دہائی کے ادبی رجحانات کی تفہیم کے ضمن میں یہ کتاب اہمیت کی حامل ہے۔

محمد افسر ساجد کی کتاب *Perceptions* میں میں کل اٹھتر (۷۸) ادبی کالم شامل ہیں جن میں سے پہلے اکاون (۵۱) اردو ادب سے متعلق ہیں۔ یہ کتاب کاروان بک سنٹر کے زیر اہتمام ملتان سے ۱۹۸۹ء میں شائع ہوئی۔اس کتاب میں مشمولہ کالم معاصر عہد میں چھپنے والی اہم ادبی کتب پر تنقیدی تبصرے ہیں۔۔تاہم ان کالموں کی حیثیت محض تبصرۂ کتب کی سی نہیں۔ان میں افسر ساجد نے اختصار کے باوجود عمدہ تنقیدی نکات اٹھائے ہیں۔محمد علی صدیقی افسر ساجد کے تنقیدی زاویۂ نظر کی تعریف کرتے ہوئے اس کتاب کے دیباچے میں رقم طراز ہیں:

> "It is only in the perspective of time that he sets out to analyse story or a novel or a poem. He gives due consideration to the mental makeup of the writer and how he proceeds. He has an abiding respect for creativity and hence his critical writings are an ideal blend of involvment and detachment." [۶]

ذیل میں اس کتاب میں شامل کیے گئے مضامین کی فہرست کے ساتھ قوسین میں زیر بحث کتاب اور اس کے مصنف کا نام دیا جا رہا ہے:

1- A Verse Collection With a Difference

(فارغ بخاری کا شعری مجموعہ پیاسے ہاتھ)

2- The Irony of Love

(عرش صدیقی کا شعری مجموعہ محبت لفظ تھا میرا)

3- New Vistas in Ghazal

(جعفر شیراز کا شعری مجموعہ حرف دریا)

4- Poetry of Love, Strife and Hope

(اختر انصاری کا شعری مجموعہ منظر جاں)

5- Pablo Neruda Translated

(پابلو نیرودا کی نظموں کے تراجم بعنوان نظمیں ، مترجم: انیس ناگی)

6- Quest for Self Identification

(انیس ناگی کا شعری مجموعہ روشنائیاں)

7- The Rueing Dew

(شبنم شکیل کا شعری مجموعہ شب زاد)

8- Poetry of Vision

(احسن زیدی کا شعری مجموعہ ورق ورق آئینہ)

9- Symbolic Poetry

(رام ریاض کا شعری مجموعہ پیڑ اور پتے)

10- Symbolism in Poetry

(نذیر قیصر کا شعری مجموعہ گنبد خوف سے بشارت)

11- Poetry of Rythem and Meaning

(محمد فیروز شاہ کا شعری مجموعہ دریچے)

12- Poetry of Meaning

(سلیم شاہد کا شعری مجموعہ خواب سرا)

13- An excellent Natia Nazm

(انور جمال کی طویل نعتیہ نظم لولاک نامہ)

14- Haiku in Urdu

(محمد امین کا جاپانی صنف ہائیکو پر مشتمل مجموعہ ہائیکو)

15- The Hour of Flower

(شاہدہ گل کا شعری مجموعہ ساعت گل)

16- Traditional But Fresh

(سید یاسین قدرت کا شعری مجموعہ سوچتی آنکھ کا ارژنگ)

17- Baqa Kay Taiver

(اکبر کاظمی کا شعری مجموعہ بقا کے تیور)

19- A Pleasing Anthology of Verse

(اختر امرتسری کا شعری مجموعہ ہجومِ افکار)

ان انیس مضامین کے علاوہ، اس کتاب میں شامل دیگر بتیس (۳۲) مضامین نثر کی کتب کے حوالے سے ہیں۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے:

20- Memories of A Writer

(وزیر آغا کی یادداشتوں پر مبنی کتاب شام کے منڈیر سے)

21- A Critique on Faiz

(مرزا ظفر الحسن کی فیض کی شاعری پر تنقیدی کتاب خونِ دل کی کشید)

22- An Appriciable Work

(زیڈ۔اے۔ بخاری پر لکھے گئے مضامین کا مجموعہ یادِ یارِ مہرباں مرتبہ ظفر الحسن۔ اس کتاب میں زیڈ۔اے۔ بخاری کی

چند تحریریں بھی شامل ہیں)

23- Photography in Words

(فارغ بخاری کی مشہور شخصیات کے خاکوں پر مشتمل کتاب دوسرا البم)

24- Theory and Practice of Inshaiya

(ڈاکٹر سلیم اختر کی تنقیدی کتاب انشائیہ کی بنیاد)

25- Ghalib : A Psychoanalysis

(ڈاکٹر سلیم اختر کی غالب کے حوالے سے تنقیدی کتاب شعور اور لاشعور کا شاعر)

26- Literature and Culture

(ڈاکٹر سلیم اختر کی تنقیدی کتاب ادب اور کلچر)

27- The Epistolary Art

(ڈاکٹر انور سدید کی مرتبہ کتاب وزیر آغا کے خطوط انور سدید کے نام)

28- Inshaiya : A Revolution

(ڈاکٹر انور سدید کی تنقیدی کتاب انشائیہ اردو ادب میں)

29- Village in Urdu Short Story

(ڈاکٹر انور سدید کی تنقیدی کتاب اردو افسانے میں دیہات کی پیشکش)

30- An Illuminating Thesis

(ڈاکٹر انور سدید کا ڈاکٹریٹ کا مقالہ اردو ادب کی تحریکیں)

31- The World of Ghalib

(ڈاکٹر انور سدید کی تنقیدی کتاب غالب کا جہاں اور)

32- An Impressionistic Novel

(انیس ناگی کا ناول میں اور وہ)

33- Manto Rediscovered

(انیس ناگی کی تنقیدی کتاب سعادت حسن منٹو)

34- Urdu Short Stories

(طارق محمود کی کہانیوں کی کتاب سہ حادہ)

35- A Symbolic Novel

(طارق محمود کا ناول اللہ میگھ دے)

36- A Rational Critic

(اے۔بی۔اشرف کی دو تنقیدی کتابیں اردو سٹیج ڈراما اور کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار)

37- The Art of Humour

(شہزاد قیصر کی طنز و مزاح پر مبنی کتاب کلیئرینس سیل)

38- The Art of Story Telling

(قیصر امین الدین کا افسانوی مجموعہ کتاب کہانی)

39- A Miscellany of Wisdom

(ڈاکٹر معین الرحمٰن کی مرتبہ کتاب فرموداتِ عبدالحق)

40- A Book on Syed Waqar Azim

(ڈاکٹر معین الرحمٰن کی مرتبہ کتاب سید وقار عظیم)

41- Modern Urdu Ghazal

(ڈاکٹر معین الرحمٰن کی تنقیدی مضامین پر مشتمل مرتبہ کتاب جدید اردو غزل)

42- Studies in Iqbal

(ڈاکٹر طاہر تونسوی کی مرتبہ کتاب اقبال اور عظیم شخصیات)

43- Expository Criticism

(ڈاکٹر طاہر تونسوی کی تنقیدی کتاب رجحانات)

44- A Critic's Autobiography

(آل احمد سرور کی سوانح حیات حرف سرور مرتبہ زہرا معین)

45- Welcome Addition

(ایم۔آر۔آصف کا افسانوی مجموعہ کھلی کھڑکیاں بند دروازے)

46- A Collection of Traditional Short Stories

(تصدق حسین راجہ کا افسانوی مجموعہ پتھر کی آنکھ)

47- A Tale of Faith and Struggle

(تصدق حسین راجہ کی آپ بیتی جادۂ حیات)

48- An Impressionistic Travelogue

(ریاض احمد ریاض کا سفرنامہ برسبیلِ سفر)

49- The Art of Letter Writing

(ریاض احمد ریاض کے مرتبہ انشا کے خطوط کا مجموعہ خط ان شا جی کے)

50- Literary Historiography

(احمد پراچہ کی تحقیقی کتاب کوہاٹ کا ذہنی ارتقا)

51- A Poet With A Message

(جعفر بلوچ کی مرتبہ تنقیدی کتاب اقبالیاتِ اسد ملتانی)

محولہ بالا فہرست سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتاب انیس سو اسی (۱۹۸۰ء) کی دہائی میں طبع ہونے والی ادبی کتب کا عمدہ تنقیدی محاکمہ پیش کرتی ہے۔تاہم یہاں یہ بات قابلِ غور ہے کہ محض دو دہائیاں گزرنے کے بعد ان میں سے بیش تر ادیبوں کے نام تک سے کوئی واقف نہیں۔ چند ادیب ایسے ہیں جو آج بھی ادبی منظرنامے پر نمایاں ہیں اور تسلسل سے لکھ رہے ہیں یا پھر ان کی مذکورہ کتب کی اہمیت آج بھی مسلم ہے۔اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ معاصر ادب پر تنقید اکثر اوقات فن پاروں کی قدر و قیمت کے تعین میں ناکام رہتی ہے اور آنے والا وقت ان کے ادبی معیار کی پرکھ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔معاصر ادب کے بہت سے ناموں میں سے محض وہ نام دوام پاتے ہیں جن میں واقعی تخلیقی اپج موجود ہو۔

جیلانی کامران کی کتاب *Pakistan A Cultural Metaphour* لاہور کے اشاعتی ادارے، ریما ندیم بک ہاؤس سے ۱۹۹۳ء میں اشاعت پذیر ہوئی۔کتاب میں کل ستاون (۵۷) ادبی کالم شامل ہیں اور اسے دس (۱۰) حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں اٹھارہ (۱۸) کالم ہیں جو جدید اردو ادب سے متعلق مباحث پر مشتمل ہیں۔اس

میں اقبال سے لے کر انیس سونوے کی دہائی تک کے اہم شاعروں اور افسانہ نگاروں کے فکروفن کی مختلف جہات کو ثقافتی نقطۂ نگاہ سے پرکھا گیا ہے۔ ان میں فیض، احمد ندیم قاسمی، منٹو، عصمت چغتائی، راشد، ضیا جالندھری، قرۃ العین حیدر، اشفاق احمد، ممتاز مفتی اور قدرت اللہ شہاب کی تصانیف کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ نیز ان شعرا اور ادیبوں کو معلوم و مشہور تنقیدی تناظر کے برعکس نئے زاویۂ نظر سے سمجھنے کی سعی کی گئی ہے۔ ان نئے تنقیدی معروضات میں سے چند ایک ذیل میں بغرضِ مثال دیے جارہے ہیں:

بالعموم اقبال کی شاعری میں ''شاہین'' کے پرندے کی علامت کے حوالے سے تنقیدی مباحث دیکھنے میں آتے ہیں۔ جیلانی کامران کی رائے میں اقبال کی بچوں کے لیے کی گئی شاعری میں دیگر پرندوں کا تذکرہ بھی تنقیدی حوالے سے پرکھا جانا چاہیے۔ جیلانی کامران لکھتے ہیں:

> "In the world of Iqbal, we have now learnt only to see the hawk. We have forgotten all those birds which are still there in his poems for children--- Iqbal's identification with the children has its roots in our cultural psychology--- It will be a good idea if a changed perspective is followed for our entry into the next century with Iqbal as the voice of our future." [۷]

اسی طرح احمد ندیم قاسمی کی افسانہ نگاری کے حوالے سے یہ تنقیدی رائے کثرت سے دی جاتی ہے کہ ان کے افسانے دیہی زندگی کے عکاس ہیں۔ یہ بات اپنی جگہ یقیناً درست ہے تاہم اسی تنقیدی رائے کی تکرار کی بجائے جیلانی کامران نے ایک نئے زاویۂ تنقید سے احمد ندیم قاسمی کے افسانوں کو پرکھا ہے۔ لکھتے ہیں:

> "Ahmad Nadeem Qasmi can be redefined as the chronicler of the Muslim psyche which has manifested itself only in his writings."[۸]

اسی طرح عصمت چغتائی کو ہمیشہ جنسی جبلت کا ترجمان کہا گیا۔ جیلانی کامران نے اپنے مضمون میں انھیں جنس کی بجائے عورت کی زندگی اور اس کے تمام پہلوؤں بشمول جنسی جبلت کا نفسیات دان قرار دیا ہے۔ لکھتے ہیں:

> "Her stories reveal the romance of the joy and the plight of the woman in a situation which is initiated biologically and terminates in psychological crises; the loneliness of old woman." [۹]

اس کتاب میں مشمولہ دیگر کالموں میں بھی اس نوع کی مختلف اور نئی تنقیدی آرا ملتی ہیں۔ طوالت کے خدشے کے پیشِ نظر تمام مثالیں دینا ممکن نہیں۔

ذیل میں اس کتاب میں اردو ادب سے متعلقہ کالموں کے عنوانات کی فہرست اور ہر عنوان کے مقابل قوسین میں ان کا موضوع مختصراً درج کیا جارہا ہے۔ بعض کالموں کے عنوانات ہی سے موضوع کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ تاہم کئی

ایک کالم ایسے بھی ہیں جن کے عنوان سے موضوعِ بحث کا انداز ہ نہیں ہوتا اس لیے توضیح کا اہتمام کیا جا رہا ہے:

1- The Essential Iqbal

(اقبال کے کلام میں ''شاہین'' کے علاوہ دیگر پرندوں کی علامات اور بچوں کے حوالے سے اقبال کی نظم گوئی)

2- Iqbal and the contemporary Situation

(وحید قریشی کا اقبالیات کے حوالے سے تنقیدی مضمون جس میں انھوں نے اقبال کو سائنس اور اسلامی تعلیم کا بیک وقت حامی قرار دیا ہے۔ جیلانی کامران، وحید قریشی کے اس نئے تنقیدی تناظر کے معترف ہیں)

3- Is Faiz Relavent ?

(فیض احمد فیض محض سوشلسٹ نظریات کے ترجمان نہیں، ان کی شاعری میں انسانی جذبات کی ترجمانی انھیں ہر دور کا شاعر قرار دینے کے لیے کافی ہے)

4- Ahmad Nadeem Qasmi

(احمد ندیم قاسمی کے افسانے مسلم تاریخ وثقافت کے عکاس ہیں)

5- Manto's Anniversary

(خالد حسن کے منٹو کے انگریزی تراجم اور ان تراجم کے مجموعوں میں خالد حسن کے تحریر کردہ دیباچوں کی روشنی میں منٹو کی تفہیم نو۔ جس کے مطابق انسانیت کے حقوق کی بحالی اور عورتوں کا تحفظ منٹو کا نمایاں ترین موضوع ہے)

6- Ismat Chughtai

(نوٹ: اس حوالے سے مثال دی جا چکی ہے)

7- Rashid (Noon Meem) - Early Poems

(گورنمنٹ کالج لاہور کے رسالے راوی میں طبع ہونے والی راشد کی ابتدائی نظموں کا اسلوب۔ یہ نظمیں ڈاکٹر سلیم اختر نے تلاش کر کے شائع کرائیں اور اپنے ایک تنقیدی مقالے میں ان کا جائزہ بھی لیا)

8- Zia Jallundhari on Criticism

(ضیا جالندھری کے اردو تنقید کے حوالے سے لکھے گئے مضامین)

9- Quratulain Haider

(امجد طفیل کی کتاب قرۃ العین حیدر تشخص کی تلاش میں)

10- The Cult of the Old Goblins

(ممتاز مفتی، قدرت اللہ شہاب اور اشفاق احمد کی تحریروں میں ''نائنٹی'' نامی ایک بوڑھے شخص کے متصوفانہ کردار کی تخلیق کا نفسیاتی پس منظر)

11- The Progressive Error

(حامد اختر کی تحریریں بالخصوص کال کوٹھڑی اور ان کا بنیادی موضوع)

12- Urdu Ghazal Loses Ground

(غزل کی روایت میں آنے والی تبدیلیاں بالخصوص ظفر اقبال، نذیر قیصر اور منظر امام کے حوالے سے)

13- Riaz Taseer's Short Stories

(ریاض تاثیر کی کہانیوں کے کرداروں کا نفسیاتی مطالعہ)

14- Ghalib's Psychology of Sorrow

(غالب کے تصورِ غم کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس حوالے سے پروفیسر سمیع اللہ قریشی کی کتاب *Ghalib's Psychology of Sorrow* زیر بحث آئی ہے)

15- Rawalpindi Fiction Writers

(راولپنڈی سے تعلق رکھنے والے افسانہ نگاروں رشید امجد، منشا یاد، احمد داؤد، احمد جاوید اور مرزا حامد بیگ کے افسانوں کا مجموعی تاثر، تکنیک اور موضوع)

16- Discovering Innocense

(حفیظ صدیقی کا شعری مجموعہ پہلی رات کا چاند)

17- An Urdu Novel

(انیس ناگی کا ناول دیوار کے پیچھے)

18- A Story About Harappa

(مستنصر حسین تارڑ کا ناول بہاؤ)

19- Zia Jallundhari in English Translations

(ضیا جالندھری کی شاعری کے انگریزی تراجم کا مجموعہ *The Grey Void* مترجمہ بیدار بخت)

20- A Book of Humour

(اعتبار ساجد کی مزاحیہ تحریروں پر مبنی کتاب اس طرح تو ہوتا ہے)

21- Across the Horizons

(ڈاکٹر آغا سہیل کا سفرنامہ افق تا بہ افق)

22- Anthology of Humourous Writings

(مظفر بخاری کا مرتبہ مشہور طنزیہ و مزاحیہ فن پاروں پر مبنی مجموعہ چمن کو چلیے)

23- Poetry of Children

(اردو میں بچوں کے لیے لکھی گئی شاعری کا مجموعی جائزہ)

24- Two Versions of a Popular Tale

(مشہور ناول لیڈی گریگوری *Lady Gregory* کا اردو ترجمہ از عارف وقار)

25- Pakistani Culture

(یوسف عباسی کی کتاب *Pakistani Culture - A Profile* کا تنقیدی جائزہ)

26- Dreams of Iqbal

(ماہنامہ علامت میں اقبال کے حوالے سے چھپنے والا، حزب اللہ کا مضمون بعنوان "Dreams of Iqbal")

27- Foggy Directions

(ظفر اقبال کا شعری مجموعہ غبار آلود سمتوں کا سراغ)

28- River and the Sea

(واصف علی واصف کا نثری مجموعہ دل، دریا، سمندر)

مندرجہ بالا فہرست سے واضح ہے کہ جیلانی کامران کی تنقید کا موضوع بھی تازہ مطبوعہ کتب ہیں۔اسی اور نوے کی دہائی میں پاکستان میں شائع ہونے والی اردو ادب سے متعلق کتب کے تنقیدی مطالعے کے حوالے سے یہ کتاب یقیناً وقیع اور اہم ہے۔

پروفیسر نظیر صدیقی کی ۱۹۹۴ء میں شائع ہونے والی کتاب *Views and Reviews* ان ادبی کالمز کا مجموعہ ہے

جو وقتاً فو قتاً انگریزی اخبارات دی ڈان The Dawn کراچی، دی نیوز انٹرنیشنل The News International کراچی، دی نیشن The Nation لاہور، آبزرور Observer اسلام آباد اور دی لیڈر The Leader کراچی میں شائع ہوتے رہے۔

کتاب میں کل پینتیس (۳۵) کالم ہیں جن میں سے دس (۱۰) اردو ادب کی مختلف نمایاں ادبی شخصیات کی خدمات یا ان کی کتب کے تجزیے کے حوالے سے ہیں۔ ان کالموں کے عنوانات کی فہرست درج ذیل ہے:

1- Hasan Askari, The Most Influential Critic of the Present Age

2- Salim Ahmad : An Outstanding Critic of Urdu Literature

3- Josh Malihabadi : The Man

4- Josh Malihabadi : The Poet

5- Fatima Hassan : An Emerging Poet

6- Dr. Jamil Jalbi - A Writer With Solid Acheivements

7- Afsana Aur Alaamti Afsana - Prof. Ali Haider Malik

8- Hakim Muhmmad Said's Dairy for Children

9- Children Dickens in Urdu

10- Prof. Rasheed Ahmad Siddiqui : In His Khutbaat

مذکورہ بالا کالموں میں سے چھے مشہور ادبی شخصیات کے فنی سفر کے حوالے سے ہیں اور چار مختلف کتابوں کے تنقیدی جائزے پر مبنی ہیں۔

پروفیسر نظیر صدیقی نے جن شخصیات کو موضوع بنایا ہے ان میں اردو ادب کے دو اہم نقاد محمد حسن عسکری اور سلیم احمد شامل ہیں۔ دو مضامین جوش ملیح آبادی پر ہیں۔ ایک کالم اس وقت کی ابھرتی ہوئی شاعرہ فاطمہ حسن پر لکھا گیا ہے۔ شخصیات پر لکھے گئے کالموں میں چھٹا بعنوان "Jamil Jalbi : A Writer With Solid Acheivements" دراصل ایک کتاب کا تنقیدی جائزہ ہے۔ مذکورہ کتاب میں ڈاکٹر جمیل جالبی کی شخصیت اور ادبی خدمات کے حوالے سے مضامین کو یکجا کیا گیا ہے۔ اسی تسلسل میں اپنے اس کالم میں پروفیسر نظیر صدیقی نے بھی جمیل جالبی کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ شخصیات کے حوالے سے لکھے گئے ان کالموں میں پروفیسر نظیر صدیقی کا عمومی طریق کار یہی ہے کہ ان کی ادبی پرداخت میں اہم شخصیات کا تذکرہ بھی لازماً کرتے ہیں۔ مثلاً حسن عسکری اور سلیم احمد کے اساتذہ کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> "While Firaq Gorakhpuri was fortunate in having a disciple like Hasan Askari, Hasan Askari was blessed with more than one distinguished disciples such as

Saleem Ahmad, Intizar Husain, Mozaffer Ali Syed and Sajjad Baqar Rizvi." [۱۰]

محولہ بالا اقتباس سے نا صرف یہ پتا چلتا ہے کہ محمد حسن عسکری، فراق گورکھپوری کے شاگرد تھے اور سلیم احمد، حسن عسکری کے شاگرد تھے بلکہ یہ بھی علم میں آتا ہے کہ حسن عسکری کے شاگردوں میں انتظار حسین، مظفر علی سید اور سجاد باقر رضوی جیسے مشاہیرِ ادب شامل تھے۔

پروفیسر نظیر صدیقی نے ان دونوں نقادوں حسن عسکری اور سلیم احمد کے طریقِ تنقید پر بھی سیر حاصل بحث کی ہے۔ ان کی بیش تر تحریروں میں ادب کو ثقافتی تناظر میں پرکھا گیا ہے۔ چنانچہ نظیر صدیقی لکھتے ہیں:

"Like Askari, Saleem was more concerned with cultural issues than literary issues of his time." [۱۱]

پروفیسر نظیر صدیقی، جوش ملیح آبادی کے حوالے سے لکھے گئے کالم میں جہاں ان کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہیں وہاں ان کی شخصی کمزوریوں مثلاً شراب نوشی کا تذکرہ بھی کرتے ہیں۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ وہ اپنی پسندیدہ شخصیت کو توازن کے ساتھ اس کے سچے روپ میں دکھاتے ہیں۔ البتہ جوش کی شاعری کے حوالے سے ان کی رائے خاصی جانبدرانہ ہے۔ وہ انھیں اقبال کے بعد اردو کا سب سے بڑا شاعر قرار دیتے ہیں۔ جب کہ ان کے مقابل مجید امجد، احمد ندیم قاسمی اور منیر نیازی کی تعریف کو ادبی نقادوں کا پروپیگنڈا قرار دیتے ہیں۔ پروفیسر نظیر صدیقی نے یہ مضمون نوے کی دہائی میں لکھا تھا۔ آج پچیس برس گزرنے کے بعد ان شعرا کی ادبی درجہ بندی واضح ہو چکی ہے۔ جوش کو محض لفاظی کا شاعر قرار دیا جاتا ہے جب کہ مجید امجد، احمد ندیم قاسمی اور منیر نیازی کو ان کے موضوعات اور اسلوب کی بنا پر نسبتاً عمدہ شاعر تسلیم کیا جا رہا ہے۔

فاطمہ حسن کی شاعری کے حوالے سے لکھے گئے کالم میں پروفیسر نظیر صدیقی انھیں اردو شاعری کی ایک اُبھرتی ہوئی توانا آواز قرار دیا ہے۔ موجودہ ادبی منظرنامے میں فاطمہ حسن کی شاعری کے حوالے سے رائے بھی وقت کے ساتھ واضح ہو کر سامنے آ چکی ہے۔ اردو ادب کے اہم اداروں میں عہدوں پر فائز ہونے کے باوجود فاطمہ حسن اپنی شعری شناخت مستحکم نہیں کر پائیں۔ تاہم نوے کی دہائی کے تناظر میں یہ فاطمہ حسن پر عمدہ کالم ہے۔

پروفیسر نظیر صدیقی کی کتاب *Glimpses of the East and West in Urdu Literature* ندیم پبلی کیشنز، راولپنڈی سے ۱۹۹۶ء میں طبع ہوئی۔ اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں "Urdu Literature in Progress" کے عنوان کے تحت تینتیس (۳۳) ادبی کالم شامل ہیں جن میں سے ایک جمیل الدین عالی کا تحریر کردہ ہے۔ کتاب کے دوسرے حصے میں مغربی ادب کے حوالے سے ستائیس (۲۷) ادبی کالم ہیں۔ طوالت کے خدشے کے پیشِ نظر ذیل میں محض اردو ادب سے متعلق کالموں کے عنوانات کی فہرست اور ان کے مباحث کا ملخص، واوین میں دیا جا رہا ہے:

1- Diwan-e-Ghalib Kamil

(کالی داس گپتا کا مرتبہ دیوانِ غالب)

2- Ghalib Kay Khatoot

(غالب کے خطوط مرتبہ خلیق انجم کا تنقیدی تجزیہ)

3- A Study of Maulana Azad

(اس میں آزاد شناسی کے حوالے سے مولانا غلام رسول مہر، شورش کاشمیری اور سلیمان شاہجہاں پوری کی خدمات کا تذکرہ کیا گیا ہے)

4- From Atheist to Theology

(مولانا عبدالماجد دریابادی کی مذہب کے حوالے سے تصانیف اور نظریات کا جائزہ، تحسین فراقی کے پی ایچ ڈی کے مقالے کی روشنی میں)

5- Azizan-e-Aligarh

(رشید احمد صدیقی کے سترہ خطبات پر مشتمل کتاب عزیزانِ علی گڑھ مرتبہ نیر الٰہی ندیم اور لطیف الزمان خان)

6- Firaq Gorukhpuri : A Poet and a Critic

(ڈاکٹر نوازش علی کی کتاب فراق گورکھپوری جوان کے پی ایچ ڈی کے تحقیقی مقالے کی مطبوعہ شکل ہے)

7- Hasan Askari Through His Letters

(ڈاکٹر آفتاب احمد کے نام لکھے گئے حسن عسکری کے خطوط)

8- A Study of Poetics in Urdu

(ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کی نئی ادبی تھیوریوں کے حوالے سے شائع ہونے والی کتاب کو سراہا گیا ہے تاہم دلچسپ امر یہ ہے کہ تین اوراق پر مشتمل اس مضمون میں کہیں بھی کتاب کا نام نہیں دیا گیا ہے)

9- Study of Urdu Criticism

(ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی کی اردو تنقید کے حوالے سے طبع ہونے والی نئی کتاب کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس پورے مضمون میں بھی زیر تجزیہ کتاب کا نام کہیں مذکور نہیں)

10- Nasir Kazmi's Diary

(ناصر کاظمی کی ڈائری کی کتابی شکل میں اشاعت کے حوالے سے یہ مضمون لکھا گیا ہے۔ یہاں بھی پروفیسر نظیر صدیقی نے بنیادی بات تحریر نہیں کی کہ اس ڈائری کے مرتب کون ہیں)

11- Shamasur Rahaman Faruqi : An Eminent Critic of Urdu

(دہلی سے شاہد علی خاں کی زیر ادارت شائع ہونے والے جریدے کتاب نما کا شمس الرحمٰن فاروقی نمبر)

12- Mohib Arfi : A Poet with Scientific Look

(محبؔ عارفی کی شاعری میں سائنسی فکر کا پرتو)

13- Remembering Shaukat Thanvi

(شوکت تھانوی کی وفات کے بعد لکھا گیا یادگاری مضمون جس میں ان کی حیات وادبی خدمات کو سراہا گیا ہے)

14- The Woman Rebel of 1940's

(عصمت چغتائی کے فن افسانہ نگاری کا جائزہ)

15- A Comprehensive Book About Manto

(صہبا لکھنوی کا مرتبہ منٹو پر لکھے گئے تنقیدی مضامین کا مجموعہ۔ اس مضمون میں بھی کتاب کا نام مذکور نہیں)

16- Great Muslim Women

(مولانا علم الدین سالک کی مرتبہ کتاب دخترانِ ہند جس میں ہندوستان کی چھبیس (۲۶) نمایاں خواتین کا تذکرہ ہے)

17- Khawaja Hassan Nizami His Art and Personality

(خواجہ حسن نظامی پر لکھے گئے امام مرتضٰی کے ڈاکٹریٹ کے مقالے پر مبنی کتاب)

18- Pen-Portrait of Hazrat Nizamuddin Aulia

(ڈاکٹر اسلم فرخی کی نظام الدین اولیا کی شخصیت کے حوالے سے لکھی گئی کتاب جو خاکہ نویسی کی طرز پر ہے۔ اس مضمون میں بھی پروفیسر نظیر صدیقی نے کتاب کا نام نہ دینے کی غلطی کا اعادہ کیا ہے)

19- Prominent Personalities of Muslim World

(ڈاکٹر محمود الرحمٰن کی مرتبہ کتاب جس میں مسلم مشاہیر کی وفات کے سانحے یا ان کی برسی کے موقع پر طبع ہونے والے اخباری کالم شامل ہیں۔ اس کتاب کا نام بھی مضمون میں مذکور نہیں)

20- 1999 : Fath Baghair Jan

(رچرڈ نکسن(Richard Nixon) کی کتاب *1999 : Victory without War* کا اردو ترجمہ بہ عنوان **۱۹۹۹: فتح بغیر جنگ**)

21- Jadeed Urdu Inshaiya

(اکبر حمیدی کی مرتبہ کتاب **جدید اردو انشائیے**)

22- Qadd-e-Adam

(اکبر حمیدی کی خاکوں پر مشتمل کتاب **قدِ آدم**)

23- Aadmi Ghanimat Hai, A Book of Pen-Portraits

(سید انیس شاہ جیلانی کی خاکوں پر مشتمل کتاب **آدمی غنیمت ہے**)

24- Fasana Kahain Jisay, A Right Work at the Right Time

(سید عاشور کاظمی کی مرتبہ کتاب **فسانہ کہیں جسے** جس میں اردو کے چالیس نمایاں افسانہ نگاروں کا ایک ایک افسانہ شامل ہے۔ مزید برآں ان کے حوالے سے مختصر سوانحی تفصیلات اور تنقیدی نکات بھی مندرج ہیں)

25- Life Time of Learning

(ڈاکٹر رضی الدین صدیقی کی کتاب *Experiences in Science and Education* کا جائزہ نیز ان کی حیات و خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے)

26- Concept of Half Meeting

(کتاب **مظہر امام کے خطوط** مرتبہ ڈاکٹر امام اعظم کا جائزہ)

27- Aali : A Poet of Redical Change

(جمیل الدین عالی کا چوتھا شعری مجموعہ **اے میرے دشتِ سخن** جو نظموں پر مشتمل ہے)

28- Theory of Universe and Insaan by Jamiluddin Aali

(یہ مضمون جمیل الدین عالی کا تحریر کردہ ہے۔ یہ مضمون انھوں نے اپنے چوتھے شعری مجموعے **اے مرے دشتِ چمن** پر لکھے گئے پروفیسر نظیر صدیقی کے کالم کے شکریے کے طور پر لکھا۔ اس میں انھوں نے اپنے شعری نظریات کے حوالے سے کچھ وضاحتیں بھی کی ہیں)

صفدر میر کی کتاب ان کے تنقیدی کالموں کا مجموعہ ہے جو وقتاً فو قتاً مختلف انگریزی اخبارات و جرائد مثلاً *Dawn*، *Mag*، *The Muslim* اور *Star* میں شائع ہوتے رہے۔ یہ کالم ۱۹۶۴ء سے ۱۹۹۰ء کے دوران میں اشاعت پذیر ہوئے۔ صفدر میر یہ کالم زینو (Zeno) کے قلمی نام سے لکھا کرتے تھے۔ تاہم انھوں نے اپنی حیات میں ان کالموں کو مرتب کر کے شائع نہیں کرایا۔ صفدر میر کی وفات کے بعد ان کالموں کی ادبی اور تنقیدی اہمیت کے پیش نظر عامر ریاض نے انھیں یک جا کر کے کتابی صورت میں مرتب کیا۔ یہ کتاب ۱۹۹۸ء میں اشاعتی ادارے آزاد انٹر پرائزز (Azad Enterprises) سے شائع ہوئی۔

اس کتاب میں کل بہتر (۷۲) کالم شامل ہیں۔ ان کالموں کو زمانی لحاظ سے ترتیب نہیں دیا گیا بلکہ مرتب نے انھیں چار عنوانات کے تحت رکھا ہے جو درج ذیل ہیں:

1- Commitment

2- Among Contemporaries

3- Despair and Withdrawl

4- The Modern Sensibility

پہلے حصے بہ عنوان "Commitment" میں چوبیس کالم ہیں۔ ان میں شعبۂ تعلیم، سیاست، صحافت اور تاریخ سے وابستہ شخصیات کی ادبی تحریروں کو موضوع بنایا گیا ہے۔ مزید برآں افسانے اور ڈرامے کی اصناف سے تعلق رکھنے والی چند اہم شخصیات پر کالم بھی اس حصے میں شامل ہیں۔

شعبۂ تعلیم سے تعلق رکھنے والی شخصیات میں مولوی عبدالحق، سرسید احمد خان، نواب محسن الملک، مولوی چراغ علی، مولوی سید علی بلگرامی اور نواب امداد الملک کا تذکرہ، کالم بعنوان، "Some Great Educationists" میں کیا گیا ہے۔

صحافت کے حوالے سے کالم "The Maulana" میں ادبی رسالے ادبی دنیا کے مدیر مولانا صلاح الدین کی خدمات اور کالم بہ عنوان "Maulana Sindbad" میں مولانا چراغ حسن حسرت کے حوالے سے لکھا گیا ہے۔ مولانا چراغ حسن حسرت کے مضامین کی خاص بات یہ تھی کہ صحافتی ہونے کے باوجود ان میں زبان و بیان کی چاشنی انھیں ادبیت کی صفت سے متصف کر دیتی ہے۔

اسی طرح سیاست کے حوالے سے صفدر میر نے اپنے کالموں میں جن شخصیات کو موضوع بنایا ان میں چوہدری افضل حق کا نام اہم ہے۔ افضل حق نے برصغیر کی عملی سیاست میں بھرپور حصہ لیا۔ نیز اپنی سیاسی زندگی کی نشیب و فراز کی کہانی انھوں نے زندگی کے نام سے لکھی۔ جسے ادبی دنیا میں خوب پذیرائی حاصل ہوئی۔

تاریخ نگاری کے حوالے سے انھوں نے اپنے کالم "Annals of Modern Lahore" میں محمد سعید کی کتاب *Lahore A Memoir* کو موضوع بنایا ہے۔ اس کتاب میں لاہور کے تاریخی مقامات اور ان کی تہذیبی اہمیت کو مصنف

نے نہایت عمدگی سے قلم بند کیا ہے۔مزید برآں لاہور کی اہم تہذیبی وسیاسی شخصیات کی یادوں کو بھی گویا دستاویزی شکل میں محفوظ کر لیا ہے۔ان میں مولانا ظفر علی خان، اختر شیرانی، خورشید انور، بھگت سنگھ، علامہ مشرقی، پروفیسر علم الدین سالک، علامہ عبداللہ یوسف علی، مولانا مرتضیٰ احمد میکش، باری علیگ، مولانا عبدالمجید سالک، مولانا غلام رسول مہر، سردار دیوان سنگھ مفتون، حکیم یوسف حسن، اے۔ایس بخاری، ایم۔ڈی تاثیر، حفیظ جالندھری اور منٹو جیسی نستعلیق ہستیاں شامل ہیں۔

کتاب کے اس پہلے حصے کے دو کالم بہ عنوان "In An Alien Land - Sanctuary of Urdu Literature" اور "Chelsa of Lahore" میں لاہور کی ادبی وثقافتی سرگرمیوں، یہاں سے شائع ہونے والے اہم ادبی رسائل، اہم چھاپہ خانوں اور ناشرانِ کتب نیز اہم ادبی تنظیموں کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ بالخصوص موخرالذکر مضمون میں صفدر میر نے بھاٹی گیٹ کے علاقے سے وابستہ اہم شخصیات اور یہاں کی ادبی سرگرمیوں کا اجمالی جائزہ لیا ہے اور بتایا ہے کہ ایک زمانہ میں بھاٹی گیٹ لاہور کی ادبی سرگرمیوں کا مرکز تھا۔

دو کالم بہ عنوان "Reflections of an Expatriate" اور "Man with a Thousand Tales" میں عاشق حسین بٹالوی کی مختلف تصانیف موضوع ہیں۔اوّل الذکر مضمون میں ان کی کتب ہماری قومی جدوجہد، اقبال کے آخری دو سال اور مؤخرالذکر مضمون میں ان کے افسانوی مجموعے سوز ناتمام کا جائزہ لیا گیا ہے۔

زیر بحث کتاب میں ڈرامے کے فن کے حوالے سے تین کالم ملتے ہیں: "Writers of A Poor Nation"، "Parsi Theatre and Urdu Drama" اور "The Forgotten Theatre of Agha Hashr"۔ان مضامین سے پتا چلتا ہے کہ صفدر میر نے اپنے تنقیدی کالموں میں محض حقائق کی جمع آوری یا کتب پر تبصرے کی روش نہیں اپنائی بلکہ وہ ادبی مسائل پر سوالات اٹھانے کی کماحقہ صلاحیت رکھتے ہیں۔اوّل الذکر کالم "Writer of a Poor Nation" میں انھوں نے اردو کی ادبی دنیا کی مردہ پرستی کی روش کو نشانۂ تنقید بنایا ہے اور توجہ دلائی ہے کہ اچھے ادیبوں کی ان کی حیات ہی میں پذیرائی کی جانی چاہیے۔بعینہٖ کالم "Parsi Theatre and Urdu Drama" میں انھوں نے برصغیر میں ڈرامے کے حوالے سے چند ادبی مفروضوں کی درستی بھی کی ہے۔اردو ڈرامے کی ترویج وترقی میں بمبئی کی پارسی تھیٹریکل کمپنیوں نے اہم کردار ادا کیا۔چناں چہ اس بنا پر یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ ان ڈراموں کی زبان گجراتی ہوگی یا ان کی کہانی کا مرکزی خیال گجراتی تہذیب سے قربت رکھتا ہوگا۔صفدر میر نے اس امر کی تردید کی ہے اور واضح کیا ہے کہ پارسی تھیٹریکل کمپنیوں کے پیش کردہ ان ڈراموں کی زبان اردو تھی اور تہذیبی حوالے سے یہ ہندو مسلم تہذیب کے عکاس تھے(12)

کتاب کے اس پہلے حصے میں منٹو کے حوالے سے نو کالم ہیں۔تاہم ان کے عنوانات ہی سے واضح ہے کہ ان میں منٹو کے فن کا مختلف تنقیدی زاویوں سے جائزہ لیا گیا ہے۔ان میں منٹو کے افسانوں میں حقیقت نگاری، سیاسی حالات کی عکاسی،

کردارنگاری کا جائزہ لیا گیا ہے۔ بالخصوص افسانے ''نیا قانون'' کے مرکزی کردار منگو کوچوان کے حوالے سے منٹو کے ترقی پسندانہ خیالات نیز سماجی رویوں کی عکاسی کرنے والے مصنف کے طور پر منٹو کی حیثیت بھی زیر بحث آئی ہے۔ مزید برآں منٹو کے ہاں گناہ گار کرداروں کو ایک مختلف ہمدردانہ زاویۂ نظر سے دیکھنے کے رویے کو بھی موضوع بنایا گیا ہے۔ محولہ بالا کالموں کے عنوانات درج ذیل ہیں:

1- Azad and Manto

2- Two Great Fiction Writers

3- Saadat Hassan Manto

4- Manto's Realism

5- Politics of Manto

6- Manto's Mangoo Tonga wala

7- Manto: Writing As Libral Passion

8- Manto Reflecting Progressive Principles

9- Manto Great Writer of Social Behaviour

10- Manto Saw Purity in the Sinner's Heart

اوپر درج کی گئی فہرست میں سے پہلے دو کالموں میں آزاد کی تصانیف نیرنگ خیال اور دربار اکبری کی روشنی میں ان کی تخیل پرستی اور رنگین اسلوب کا، منٹو کی حقیقت پسندی کے انداز سے تقابل کیا گیا ہے۔ صفدر میر کی اس کتاب میں منٹو پر سب سے زیادہ کالم شامل ہیں۔ اس کی وجہ صفدر میر کی فکشن سے دلچسپی بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کتاب کے دوسرے حصے بہ عنوان "Among Contemporaries" میں شامل بیش تر کالم بھی افسانہ نگاروں یا ناول نگاروں کے حوالے سے ہیں۔ دوسرے حصے میں اٹھارہ کالم شامل ہیں۔ جیسا کہ اس حصے کے عنوان سے واضح ہے، اس میں صفدر میر نے معاصر عہد کے افسانہ نگاروں اور ناول نگاروں کی تصانیف کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ ذیل میں ان کالموں کے عنوانات کے مقابل واوین میں متعلقہ مصنف اور اس کی تصنیف کا اندراج کیا جا رہا ہے:

A Tribute to Rajinder Singh Bedi (راجندر سنگھ بیدی پر لکھے گئے تنقیدی مقالات کا مجموعہ جریدہ)

Ghulam Abbas of Anandi (غلام عباس کے افسانوں ''آنندی''، ''کتبہ'' اور ''بہروپیا'')

A Novel of Kashmiris Outside Kashmir	(ابوسعید قریشی کے ناول پرانا قالین)
A Tale of Two Woman	(گوہر سلطانہ عظمیٰ کا ناولٹ دار و رسن کے بعد)
Ahmad Saeed And the Third Word	(احمد سعید کا ناول تیسری دنیا)
Reality Fictional and Spiritual	(قراۃ العین حیدر کا ناول گردش رنگ چمن)
Progressive Fiction Revival in Urdu	(ظہیر بابر کا افسانوی مجموعہ رات کی روشنی)
Human Character and Modern Fiction	(ظہیر بابر کا افسانوی مجموعہ شیشے کے آبلے)
In Memory of Khawaja Ahmad Abbas	(خواجہ احمد عباس کی فلم دھرتی کا لال اور سٹیج ڈراما گاندھی جی اور غنڈے)
A Novel of Pakistani Feudalism	(شوکت صدیقی کا ناول خدا کی بستی)
Of Lucknow Past and Present	(قراۃ العین حیدر کا ناول آگ کا دریا اور گردش رنگ چمن میں لکھنو کے ماضی اور حال کی تاریخی شعور کے ساتھ عکاسی)
Memories of a Spectator to Film Life	(محمد حسن کی فلمی یادداشتوں پر مبنی کتاب کرشن بھی مر گیا)
Saqi and a Delhi Lost Forever	(شاہد احمد دہلوی کے ادبی رسالے ساقی کی خدمات)
Khadija Mastoor - A Consistent Progressive Writer	(خدیجہ مستور کا ناول زمین)
Jamila Hashmi's Magic City	(جمیلہ ہاشمی کا ناول آتش رفتہ)

Consciousness of Time	(عزیز احمد کے ناول زریں تاج، جب آنکھیں آہن پوش ہوئیں اور قرۃ العین حیدر کے ناول آگ کا دریا کی روشنی میں اردو ناول میں وقت کا شعور)
Surrealistic Prose of Anwar Sajjad	(ڈاکٹر انور سجاد کا افسانوی مجموعہ استعارے)
The Influence of Mikhali Shokokhov	(روسی ناول نگار میخالے شوخولوف کے عالمی ادیبوں پر اثرات بالخصوص سوشلزم کے حوالے سے)

کتاب کے تیسرے حصے بہ عنوان "Despair and Withdrawl" میں بھی اٹھارہ مکالم شامل ہیں۔ صفدر میر نے ان میں معاصر ادیبوں کے ہاں علامتیت اور تصوف کی طرف مراجعت کے رجحان کا تنقیدی تجزیہ کیا ہے۔ اس نوع کے ادب کو معترضین نے مایوسی اور فرار کے رویے کا حامل ادب قرار دیا۔ اسی اعتراض کی پرکھ کی غرض سے صفدر میر نے معاصر تصانیف کا جائزہ لیا ہے۔ ذیل میں ان کالموں کے عنوانات کی فہرست اور قوسین میں ان عنوانات کے مقابل زیر بحث آنے والی کتب کی تفصیل دی جا رہی ہے:

Literature of Despair and Withdrawl	(انور سجاد کا ناول خوشیوں کا باغ، انتظار حسین کی تصانیف کا مجموعی موضوعاتی رجحان)
A Mystifying Collection of Essays	(انور سجاد کا مجموعۂ مضامین تلاشِ وجود)
Absurd drama - a symptom of decadent bourgeois culture	(عالمی ادب بالخصوص ڈراما نگاری میں ایبسرڈ یا تجریدی ڈرامے کا رجحان)
A Protest Against Faceless Literature	(سرور سجاد کا مرتبہ مجموعہ مضامین عوامی ادب)
Underdevlopment of the Novel	(قرۃ العین حیدر کا ناول آخرِ شب کے ہم سفر اور انتظار حسین کا ناول بستی)
Fall of the House of Literature	(اس مضمون میں معاصر ادب کے مجموعی فکری زوال کو موضوع بنایا گیا ہے)

Anguish of Fiction Writers	(سلیم الرحمٰن کا افسانہ ''چکر'' اور انتظار حسین کا افسانہ ''کشتی'')
Contemporary Wave in Urdu Writings	(معاصر ادب میں ترقی پسند ادیبوں کے مقابل جدیدیت پسند ادیبوں کے رجحانات کا جائزہ)
Writer Versus Society	(ادیب اور معاشرے کا تعلق)
Abstraction and Symbolism in Fiction	(اردو ادب میں علامتیت کا رجحان بالخصوص انور سجاد، رشید امجد، احمد داؤد، مظہر الاسلام کے حوالے سے)
The World of Intizar Husain	(انتظار حسین کے افسانوں کے انگریزی تراجم)
Downfall of Symbols	(انتظار حسین کا ناول بستی)
Intizar Husain's New Novel	(انتظار حسین کا ناول تذکرہ)
From Myth Back to History	(عزیز احمد کے ناول زریں تاج، جب آنکھیں آہن ہوئیں اور قرۃ العین حیدر کے آگ کا دریا کے حوالے سے اردو فکشن میں تاریخیت کے رجحان کا جائزہ)
Intizaar Husain's Discovery of India	(انتظار حسین کا سفرنامہ زمین اور فلک اور)
Apologia of a Civil Servant	(قدرت اللہ شہاب کی آپ بیتی شہاب نامہ)
Shifting back to Commitment	علی شریعتی کے مضمون Comitment in Art کا ترجمہ از علی سید مطبوعہ رسالہ نیا دور)
Jean-Paul Sartre and Existentialism	(سارتر کے وجودیت کے حوالے سے نظریات کا جائزہ اور تعارف)

اس حصے میں شامل کالموں کے اجمالی جائزہ سے واضح ہے کہ اس میں تصانیف کی نسبت رجحانات کا تجزیہ صفدر میر کے پیش نظر ہے۔ ایک آدھ کالم عالمی ادب سے متعلق بھی ہے مثلاً موخر الذکر سارتر کے فلسفۂ وجودیت سے بحث کرتا ہے۔

زیرِ نظر کتاب کے چوتھے اور آخری حصے کا عنوان "The Modern Sensibility" ہے۔ اس میں بارہ کالم شامل ہیں۔ ذیل میں ان کے عنوانات کی فہرست اور مباحث کا ملخص واوین میں دیا جا رہا ہے:

In Search of the Modern Sensibility	(معاصر ادب میں ''جدید حسیت'' کی اصطلاح کے مفہوم اور اس زاویہ نظر سے لکھے گئے تنقیدی مضامین کا جائزہ مثلاً شمیم حنفی اور ڈاکٹر مظفر حنفی کے مضامین)
Path of Alienation and New Writers	(نئے ادیبوں کے ہاں فلسفیانہ رجحان کا جائزہ لیا گیا ہے)
The Collapse of Humanism and New Forces	(عالمی ادبی منظرنامے میں انسان دوستی (Humanism) کے رجحان کے مقابل دیگر رجحانات کا ورود)
The Essense of Modernism I	(مخمور سعیدی کی تنقیدی کتاب جدید ادب ۔ قدیم ادب سے انحراف یا بنیادی اقدار کی بحالی کا جائزہ)
The Essence of Modernism II	(وارث علوی کے جدیدیت کے حوالے سے نظریات کا تجزیہ و تعارف)
Majnun - The Progressive Romantic	(مجنوں گورکھپوری کو خراجِ تحسین کے لیے کراچی سے شائع شدہ یادگاری ارمغان، ارمغانِ مجنوں کا جائزہ)
Purity of Literary Art	(ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری کے ادب برائے زندگی کے نظریے کا تنقیدی تجزیہ)
Dr. Raipuri - A Progressive World View	(ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری کے ترقی پسندانہ تنقیدی نظریات کا تعارف)
A Writer Committed to Progressivism	(احمد علی کی تحریروں میں ترقی پسندانہ نظریات)

Third World Literature	(تیسری دنیا کے ادب بالخصوص اردو ادب میں خوف اور مایوسی کا رجحان اور تاریخ میں جائے پناہ کی تلاش)
Dialogues on the Spirit of Our Age	(الطاف احمد قریشی کی مرتبہ مصاحبوں پر مبنی کتاب ادبی مکالمے)
D. H. Lawrance As Critic	(اردو ادب کے ناقدین بالخصوص محمد حسن عسکری کے ہاں ڈی ایچ لارنس کی تنقید کو عمرانی زاویہ نظر سے سمجھنے کی سعی کا جائزہ)

اس حصے میں شامل کالموں کے مندرجات سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ بیش تر میں تنقید کو موضوع بنایا گیا ہے۔

اکرام بریلوی کی کتاب *Reflections* مطبوعہ ۱۹۹۸ء کو، پاکستانی ادب پبلی کیشنز، کراچی سے چھپنے والی کتاب ان تینتالیس (۴۳) کالموں کا مجموعہ ہے جو قبل ازیں وقتاً فوقتاً موقر اخبارات و جراید میں شایع ہوتے رہے۔ مصنف اکرام بریلوی نے اس امر کی وضاحت دیباچے میں کر دی ہے۔ اس کتاب میں مجموعی طور پر مصنف نے اردو ادب کے جملہ پہلوؤں کے حوالے سے چنیدہ شعرا و ادبا کی تخلیقات اور فکر و فن کا احاطہ کیا ہے۔ چند ایک کالم اردو ادب کے حوالے سے مجموعی مباحث سے بھی کلام کرتے ہیں۔ اس کتاب میں مشمولہ کالم، ۱۹۷۶ء سے ۱۹۷۸ء کے دوران میں لکھے گئے اور ان میں اس دور کے ادب ہی کو موضوعِ تنقید بنایا گیا ہے۔ یہ کتاب اس لحاظ سے قدرے مختلف ہے کہ اس میں اصناف و مصنفین کے تجزیاتی مطالعے میں، موضوع کی مناسبت سے متنوع اندازِ تنقید اپنایا گیا ہے اور ظاہر ہے اس کا سبب کتاب کا وسیع موضوعاتی کینوس ہے جو اسی امر کا متقاضی تھا۔ کتاب کو موضوعاتی اعتبار سے کل چھے حصوں میں منقسم کیا گیا ہے جو درج ذیل ہیں:

1- On Poetry and Poets
2- Iqbaliyat
3- On Men of Letters and Role of the Language and Literature
4- On Prose and Fiction
5- On Critic and Criticism
6- On Wit and Humour

محولہ بالا عنوانات سے واضح ہے کہ کتاب میں مصنف نے اردو ادب کے جملہ پہلوؤں کے حوالے سے چنیدہ شعرا و ادبا کی تخلیقات اور فکر و فن کا احاطہ کیا ہے۔ چند ایک کالمز میں اردو ادب کے حوالے سے مجموعی مباحث اور تنقیدی سوالات مصنف کے پیشِ نظر ہیں مثلاً ذیل کے کالمز کے عنوانات ہمارے بیانات کی توثیق کر رہے ہیں:

1- "Poetic Language" (P.15)

2- "Sensibility in Urdu Literature"(P.21)

3- "Pain and Grief in Urdu Poetry"(P.33)

4- "Problems of Style, Tone and Content in Urdu Poetry" (P.44)

5- "The Role of Language in Literature" (P.123)

6- "Symbolic Short Story Writing"(P.149)

نیز جن شعرا و مصنفین کی تصانیف اور فکر و فن کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے ان میں علی الترتیب منظور حسین شور علیگ، اعجاز فاروقی، شبنم رومانی، احسن علی خان، سارہ شگفتہ، اختر حسین رائے پوری، شاہد احمد دہلوی، ڈاکٹر آغا سہیل، ڈاکٹر قمر عباس ندیم، خالد سہیل، جیلانی بانو اور ابصار عبدالعلیٰ شامل ہیں۔

کتاب میں مشمولہ کالمز ۱۹۷۶ء سے ۱۹۷۸ء تک کے دورانیے میں لکھے گئے اور ان میں معاصر دور کو موضوع تنقید بنایا گیا ہے۔اس حوالے سے مصنف اکرام بریلوی دیباچے میں واضح طور پر لکھا ہے کہ اس کتاب میں مشمولہ کالمز مذکورہ دورانیے کے معاصر مطالعات پر مشتمل ہیں۔ چناں چہ انھیں گزشتہ سالوں میں اردو ادب میں ہونے والے ارتقا کی بنا پر نہ پرکھا جائے۔

۲۰۰۶ء میں شائع ہونے والی ڈاکٹر امجد پرویز کی کتاب *Symphony of Reflections* ان اخباری کالموں کا مجموعہ ہے جو وقتاً فوقتاً انگریزی اخبارات *News*، *The Frontier Post* اور *The Nation* میں اشاعت پذیر ہوئے۔ ان تبصروں کو تاثراتی تنقید کے زمرے میں رکھا جا سکتا ہے۔ تاہم ان میں عمدہ تنقیدی نکات مل جاتے ہیں۔ ان کالموں میں نئی چھپنے والی کتابوں اور ادبی جرائد وغیرہ پر تبصرہ کیا گیا ہے گویا اس کتاب کو تبصرہ ہائے کتب کا مجموعہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ تاہم کتابوں پر تبصروں کو کتابی صورت میں یک جا کرنے کا یہ اقدام یقیناً سودمند ہے کہ اس کے توسط سے، غیر مربوط انداز ہی میں سہی، معاصر ادب کا منظر نامہ مرتب ہو گیا ہے۔۔امجد پرویز نے محض شاعری کی کتب کو موضوع نہیں بنایا بلکہ افسانوں، انشائیوں اور اردو ادب بالخصوص اردو شاعری کے انگریزی تراجم کی کتب کا تجزیاتی مطالعہ بھی پیش کیا ہے۔

اردو افسانے میں جہاں انھوں نے احمد ندیم قاسمی جیسے بلند پایہ افسانہ نگار کے افسانوی مجموعے **کپاس کا پھول** کا تجزیہ کیا ہے۔ وہاں اس دورانیے میں سامنے آنے والے نئے افسانہ نگاروں کی کتب کا تنقیدی تعارف بھی پیش کیا ہے۔ ان افسانہ نگاروں میں خالد فتح محمد، محمد جلیل، عفرا بخاری، سید اسد علی، نیلم احمد بشیر، گلزار جاوید، مظفر محمد علی، سید انیس اور حمید قیصر شامل ہیں۔ مذکورہ افسانہ نگاروں میں خالد فتح محمد اور نیلم احمد بشیر معاصر ادب میں نمایاں مقام حاصل کر چکے ہیں۔ اس فہرست میں مذکور دیگر افسانہ نگاروں کے نام اتنے معروف نہیں ہیں۔ اس کتاب میں چند ایک پنجابی کی کتب اور ایک دو انگریزی کتب کا تنقیدی محاکمہ بھی کیا گیا ہے۔

امجد پرویز نے اس کتاب میں ناصرف اپنے ملک میں مقیم شعرا اور ادبا کی کتب کو موضوع بنایا ہے بلکہ بیرونِ ملک رہنے والے ادیبوں کی تصانیف کے حوالے سے بھی لکھا ہے۔ یوں کئی اچھی تصانیف کا تعارف قارئین اور ناقدین تک پہنچا ہے۔ اس سلسلے میں انھوں نے سعودی عرب سے واصل عثمانی، سید یونس اعجاز، اقبال احمد قمر، ریحانہ روحی، سہیل ثاقب، ڈاکٹر غنی عاصم، ریحان اظہر اور نسیم سحر، بحرین سے سعید قیس، قطر سے محمد ممتاز راشد، رشید نیاز، امجد علی سرور اور طارق مسعود قریشی، برطانیہ سے ڈاکٹر صفی حسن، باصر سلطان کاظمی اور ڈاکٹر محمد سعید درانی، آئرلینڈ سے جمشید مسرور اور آغا نوید کی کتب پر تبصرے، اس کتاب میں شامل کیے ہیں۔

ڈاکٹر امجد پرویز نے اس کتاب میں زاہد حسن اور اظہر جاوید کے پنجابی افسانوں پر مشتمل کتب نیز معاصر رسائل و جرائد میں تخلیق، اوراق اور مخزن کے مختلف شماروں پر تبصرہ بھی شاملِ اشاعت کیا ہے۔

پاکستان یا بیرون ملک مقیم ایسے پاکستانی جو انگریزی زبان میں نظم و نثر تخلیق کرتے ہیں ان پر کسی نقاد یا مبصر نے بہت ہی کم توجہ دی ہے۔ ڈاکٹر امجد پرویز اس ضمن میں بھی پیش پیش نظر آتے ہیں۔ انگریزی میں افسانہ لکھنے والوں میں ظفر عظیم، انگریزی میں شاعری کرنے والوں میں طارق مسعود قاسمی اور ریحان اظہر کی کتابوں پر تبصرے، مزید برآں وزیر آغا کی اپنی ہی شاعری کے انگریزی تراجم پر مشتمل کتاب اور ستیہ پال آنند کی مترجمہ نصیر احمد ناصر کی شاعری کے تراجم پر مبنی کتاب کا تعارف بھی کرایا گیا ہے۔

غلام جیلانی اصغر کی کتاب *On the Wings of Poesy* مطبوعہ ۲۰۰۷ء ان کے اُن چودہ (۱۴) کالموں کا مجموعہ ہے جو انگریزی اخبار دی پاکستان ٹائمز *The Pakistan Times* میں اشاعت پذیر ہوئے۔ پروفیسر غلام جیلانی اصغر کی وفات کے بعد، ڈاکٹر زاہد منیر عامر نے انھیں مرتب کر کے اردو اکیڈمی، لاہور سے شائع کرایا۔

کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں دس کالم شامل ہیں جن میں سے سات جدید شعرا پر اور دیگر تین جدید نثر نگاروں کے حوالے سے ہیں۔ ان کالموں کے عنوانات درج ذیل ہیں:

1- Faiz - the pilgrim of eternity

2- N. M. Rashed - the iconoclast

3- Majeed Amjad - a poet of poets

4- Meeraji - the man and the myth

5- Yusuf Zafar - Pageant of a bleading heart

6- Qayyum Nazar - a soul in anguish

7- Mukhtar Siddiqi - In search for Music

8- Raja Mehdi Ali Khan - Humorist Par excellence

9- Zamir Jafri - a frontline humorist

10- Wazir Agha - an appriciation

ان میں سے پہلے سات کالم علی الترتیب فیض، راشد، مجید امجد، میرا جی، یوسف ظفر، قیوم نظر اور مختار صدیقی کی شاعری کے حوالے سے ہیں۔ آٹھواں کالم معروف مزاح نگار راجہ مہدی علی خان پر اور نواں مضمون ضمیر جعفری کی مزاح نگاری کے حوالے سے ہے۔ دسویں مضمون میں وزیر آغا کی شاعری اور تنقید کو موضوع بنایا گیا ہے۔

کم و بیش سارے کالموں میں پروفیسر غلام جیلانی اصغر کا طریق کار یہ ہے کہ متعلقہ شخصیت کا خاکہ کھینچتے ہیں۔ نیز ان کی تحریروں کا مختصر تعارف کرواتے ہیں۔ پھر شاعری یا نثر کی جملہ نمایاں خصوصیات کو زیر بحث لاتے ہیں۔ مضامین کے عنوانات سے بھی واضح ہے کہ وہ متعلقہ شاعر یا ادیب کی تحریر میں عمدہ پہلوؤں کی دل کھول کر تعریف کرتے ہیں۔ نیز ان کے فکر و فن کی نمایاں جہات سامنے لانے کی غرض سے، تحریر سے مثالیں بھی پیش کرتے ہیں۔ اس ضمن میں نا صرف اصل متن کا اندراج کرتے ہیں بلکہ اس متن کے مستند انگریزی تراجم بھی درج کرنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ مثلاً فیض کے حوالے سے لکھے گئے کالم میں وی۔ جی۔ کیرنن (V. G. Keirnan)، بیدار بخت اور ڈاکٹر محمد صادق کے تراجم سے اکتساب کیا گیا ہے۔ کہیں کہیں انھوں نے خود بھی متعلقہ شاعر یا ادیب کے شعر کا ترجمہ کرنے کی سعی کی ہے۔ فیض کی نظم کے درج ذیل اقتباس کا پروفیسر غلام جیلانی اصغر کا کیا ہوا انگریزی ترجمہ دیکھیے:

''جب کبھی بکتا ہے بازار میں مزدور کا گوشت
شاہراہوں پہ غریبوں کا لہو بہتا ہے
آگ سی سینے میں رہ رہ کے ابلتی ہے نہ پوچھ
اپنے دل پر مجھے قابو ہی نہیں رہتا ہے

Whenever the workman's flesh is sold in the market The blood of the poor flows on the high roads Something like a fire that is always in my breast mount up, do not askNo control over my heart is left to me."۱۳

اس ترجمے سے واضح ہے کہ پروفیسر غلام جیلانی اصغر نے لفظی ترجمے کا انداز اپنایا ہے جو معنویت کی کفایت نہیں کر رہا۔ بالخصوص پہلے ہی مصرعے ''جب کبھی بکتا ہے بازار میں مزدور کا گوشت'' کا ترجمہ اصل معنویت سے کوسوں دور ہے بلکہ مضحکہ خیز صورت اختیار کر گیا ہے۔ یہ کسی مارکیٹ میں خرید و فروخت کا نقشہ تو پیش کر رہا ہے۔ مزدور طبقے کے استحصال کی نمائندگی یا معنویت کی ترسیل میں قطعی ناکام ہے۔ دوسرے مصرعے کے ترجمے میں بھی یہی کیفیت حاوی ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ پروفیسر غلام جیلانی اصغر نے فیض کی اس نوعیت کی نظموں کو نثری خصوصیات کا حامل کہا ہے۔ گویا ان کے نزدیک فیض کی

اس نوع کی نظمیں، نظم ''تنہائی'' کی خوب صورت لفظیات کے برعکس، شعریت سے عاری ہیں۔ پروفیسر غلام جیلانی اصغر محولہ بالا اقتباس سے پہلے نظم ''تنہائی'' کے ایک اقتباس کا حوالہ دیتے ہیں اور ان دونوں کا موازنہ کرتے ہوئے رائے دیتے ہیں:

"The difference between these two pieces is quite evident. They were written approximately at the same age, but the one is sheer poetry, the other is sheer prose······ But it is just a statement made round the street corner. It fails to touch a sympathetic chord in the heart of the reader."[۱۴]

مزید برآں پروفیسر غلام جیلانی اصغر کی یہ رائے ہے کہ دراصل فیض محبت اور حسن کا شاعر ہے۔ اس نوع کے معاشرتی موضوعات اس کے احساس کا حصہ نہیں بن پائے اس لیے تاثیر نہیں رکھتے۔[۱۵] غلام جیلانی اصغر کا یہ تجزیہ کسی طور پر بھی قابلِ قبول نہیں۔ البتہ محولہ بالا اقتباس کا جس نوع کا ترجمہ انھوں نے کیا ہے اس پر یہ بات صادق ضرور آتی ہے۔ ''بازار میں مزدور کا گوشت بکنا'' اور ''شاہراہوں پہ غریبوں کا لہو بکنا'' اس محاکات سے جو طنزیہ اور بین السطور دردانگیز لے ابھرتی ہے اسے اردو زبان کا عام قاری بھی بخوبی محسوس کر سکتا ہے۔ بنابریں فیض کو محض حسن و محبت کا شاعر قرار دینا درست نہیں۔ فیض کی کامیابی اور مقبولیت کا راز ہی یہی ہے کہ انھوں نے اپنی شاعری میں حقیقت نگاری بھی تمام تر شعریت کو ملحوظ رکھ کر کی ہے۔

پروفیسر غلام جیلانی اصغر اپنے کالموں میں متعلقہ شعرا و ادبا کی شخصیات کا خاکہ بڑی عمدگی سے پیش کرتے ہیں۔ مثلاً راشد کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"Rashed (1912-1976) was tall and dignified. With his almost bald head, he looked like an aging politician. One was always struck by his authoritative stance."[۱۶]

زیرِ نظر کتاب کے دوسرے حصے میں چار کالم شامل ہیں۔ ان میں سے دو اقبال پر اور ایک غالب کی شاعری پر ہے۔ ایک کالم وارث شاہ کی پنجابی شاعری کے حوالے سے بھی ہے۔ ان کالموں کے عنوانات درج ذیل ہیں:

1- Ghalib - a poet for all ages

2- Iqbal on the decline of the west

3- Iqbal on poetry and Arts

4- Warris Shah - Poet Par Excellence

اردو تنقید میں ڈاکٹر آفتاب احمد کا نام محتاجِ تعارف نہیں۔ غالب، فیض اور ن۔م۔ راشد کے حوالے سے ان کے تنقیدی مضامین اور کتب نہایت درجہ اہمیت کی حامل ہیں۔ تاہم بہت کم لوگ یہ جانتے ہیں کہ انگریزی زبان میں اردو ادب

پر کالم بھی لکھا کرتے تھے۔ یہ کالم مختلف انگریزی اخبارات *Dawn، The Review، The Pakistan Times* اور *The Nation* میں ۱۹۷۵ء سے ۲۰۰۱ء تک کے دورانیے میں وقتاً فوقتاً اشاعت پذیر ہوتے رہے۔، ان کی وفات کے بعد، ان کے ورثا نے ان کے کالم کتابی شکل میں یک جا کر کے شائع کرائے۔ یہ کالم کتابی شکل میں *aLIiterary Impressions* کے نام سے ۲۰۰۹ء میں دوست پبلی کیشنز سے شائع ہوئی۔ اس کتاب کو موضوعاتی اعتبار سے سات حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے بہ عنوان "Literature and Society" میں سترہ (۱۷) کالم، دوسرے حصے بہ عنوان "Asadullah Khan Ghalib" میں چار (۴) کالم، تیسرے حصے بہ عنوان "Allama Muhammad Iqbal" میں چار (۴) کالم، چوتھے حصے بہ عنوان "Faiz Ahmad Faiz" میں سات (۷) کالم پانچویں حصے بہ عنوان "Book Read and Re-Read" میں گیارہ (۱۱) کالم، چھٹے حصے بہ عنوان "As I Knew Them" میں آٹھ (۸) کالم اور ساتویں حصے بہ عنوان "What They Say" میں چار (۴) کالم شامل ہیں۔ یوں یہ کتاب کل چون (۵۴) کالموں اور ایک مضمون کا مجموعہ ہے۔

کتاب میں مذکورہ کالموں میں سے اکاون (۵۱) ڈاکٹر آفتاب احمد کی تحریر ہیں اور ساتویں حصے میں شامل تین کالم مختلف مصنفین نے لکھے ہیں۔ موخرالذکر کالموں میں دو میں ڈاکٹر آفتاب حمد کی زیرنظر کتاب اور ایک کالم میں ان کی دیگر تنقیدی کتب کو موضوع بنایا گیا ہے۔ یہ مختلف انگریزی اخبارات میں چھپے۔

کتاب میں شامل کالموں میں کہیں ڈاکٹر آفتاب احمد نے اپنے ان ادبی دوستوں کی یاد بھی تازہ کی ہے جو اب اس دنیا میں نہیں رہے۔ ان میں سے بیش تر اردو ادب کے نمایاں ادیب تھے مثلاً فیض، تاثیر اور پطرس بخاری وغیرہ۔ ان شخصیات کے تذکرے میں وہ کہیں بھی ناسٹلجیاتی یاسیت کا شکار نہیں ہوئے بلکہ ان کے یہ خاکے زندگی سے بھرپور تاثر کے حامل ہیں۔

غالب، اقبال اور فیض پر لکھے گئے کالم میں جہاں انھوں نے ان شعرا کے انفرادی مطالعے کی مختلف جہات واضح کی ہیں وہاں ان کی شاعری میں باہمی تعلق کے دریافت کی بھی سعی کی ہے۔ ڈاکٹر آفتاب احمد کے مطابق برصغیر کی ادبی تاریخ، دراصل وحدت الوجود کے نظریے سے وحدت الشہود کے نظریے کی جانب سفر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غالب کے ہاں اور غالب کے دور میں وحدت الوجودی نظریہ سے متاثر ہونے کے سبب ہمیں تمام ادیان کے لیے رواداری کا رویہ ملتا ہے جب کہ اقبال تک آتے آتے، الگ قومیت کا نظریہ، وحدت الشہود کے زیراثر واضح انداز میں متشکل ہو جاتا ہے۔ یہ نقطۂ نظر کتاب کے پہلے حصے کے کالم بہ عنوان "Urdu Poetry and Jehad Movement"، "Reviving Humanistic Spirit in Poetry" اور "Phases of Muslim Literary History" میں نمایاں ہے۔ مزید برآں کتاب کے غالب، اقبال اور فیض کے حوالے سے مختصر حصوں میں مشمولہ کالمز کا نچوڑ بھی یہی نظریہ ہے۔

کتاب کے پانچویں حصے میں ڈاکٹر آفتاب احمد کے "As I Knew Them" میں عالمی ادب وسائنس نیز اردو ادب وغیرہ کی سربرآوردہ شخصیات سے اپنی ملاقاتوں کے تاثرات قلم بند کیے ہیں۔ ان میں ای۔ایم۔فاسٹر (E. M. Faster)، ٹی۔ایس۔ایلیٹ(T. S. Eliot)، پروفیسر حمید احمد خان، ایف۔آر۔لیویز(F. R. Leavis) اور ڈاکٹر عبدالسلام وغیرہ شامل ہیں۔

محولہ بالا حصے میں ن۔م۔راشد، فراق گورکھ پوری اور ناصر کاظمی پر لکھے گئے کالم ان کے فکروفن پر تنقیدی نوعیت کے ہیں چناں چہ انھیں "As I Knew Them" کے عنوان کے تحت رکھنا عجیب لگتا ہے۔ غالباً یہ غلطی مرتبین کے ادبی شعور کی کمی کا نتیجہ ہے کہ انھوں نے ان کے عنوانات سے دھوکا کھا کر انھیں کتاب کے اس حصے میں شامل کر دیا ہے جس میں ڈاکٹر آفتاب احمد کی اہم شخصیات سے ملاقاتوں کا تذکرہ ہے۔

زیرِنظر کتاب میں کتب کے تنقیدی و تجزیاتی مطالعے کے لیے چھٹا حصہ بہ عنوان "Books Read and Re-Read" مختص کیا گیا ہے۔ ان حصے میں جن کتابوں کو موضوع بنایا گیا ہے ان میں علی الترتیب خواجہ منظور حسین کی تحریک جدوجہاد بطور موضوعِ سخن، انتظار حسین کا ناول تذکرہ، قرۃالعین حیدر کا ناول گردش رنگ چمن، افتخار عارف کا شعری مجموعہ حرفِ باریاب، سینٹر اعتزاز احسن کی کتاب *The Indus Saga and Making of Pakistan*، ڈاکٹر مبشر حسن کی کتاب *The Mirage of Power*، سرسید احمد خان کی کتاب اسباب بغاوت ہند کے انگریزی ترجمے پر مبنی کتاب *The Causes of Indian Revolt* اور عصمت چغتائی کے افسانوں کے انگریزی تراجم پر مشتمل کتاب *Ismat : Her Life, Her Times* شامل ہے۔

ڈاکٹر آفتاب احمد کی اس کتاب کا نمایاں رجحان، معاصر ادب کے ساتھ گزشتہ دور کے اہم ادیبوں، ان سے اپنی ملاقاتوں اور ان کے ساتھ بپا ہونے والی ادبی محفلوں کا تذکرہ ہے۔ مزید برآں وہ ادب اور معاشرے کے تعلق کے حوالے سے معاصر ادب کا تجزیہ کرتے ہوئے اہم سوالات اٹھاتے ہیں اور نوجوان لکھنے والوں کو بہ طور ادیب ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہیں

ڈاکٹر امجد پرویز کی کتاب *Rainbow of Reflections* مطبوعہ ۲۰۱۰ء میں ایک سوپچپن (۱۵۵) ادبی کالم شامل ہیں۔ ان میں جن اردو شعری مجموعوں کو موضوعِ تنقید بنایا گیا ہے ان کے نام یہ ہیں: ابرار ندیم کا اب بھی پھول کھلتے ہیں، آغا نثار کا کانچ کے جگنو، احمد حماد کا شام بے چین ہے، احمد ندیم قاسمی کا محیط، امین راحت چغتائی کا بامِ اندیشہ، امجد اسلام امجد کا اسباب، اشرف جاوید کا داغ چراغ ہوئے، عطاالحق قاسمی کا ملاقاتیں ادھوری ہیں، ایوب خاور کا بہت کچھ کھو گیا ہے، باصر سلطان کاظمی کا چمن کوئی بھی ہو، ڈاکٹر ندیم رفیع کا آنکھوں میں ستارے رہنے دے، ڈاکٹر اقبال احمد واجد کا دشت رنگ، ڈاکٹر وزیر آغا کا ہم آنکھیں ہیں

اور ہوا تحریر کرتی ہے، فرخ یار کا مٹی کا مضمون، فضل اکبر کمال کا عکسِ کمال، حامد یزدانی کا گہری شام کی بیلیں، حسن عباسی کا ایک محبت کافی

افتخار عارف کا کتابِ دل و دنیا، افتخار نسیم کا آبدوز، عمران سعید ملک کا محبت سیکھ لو ہم سے، جیلانی کامران کا باقی نظمیں، کوثر محمود کا کچھ دیر ہمارے ساتھ رہو، خالد اقبال یاسر کی طویل نظم رخصتی، محمود رحیم کا مقفل دائرے، محسن احسان کا سخن سخن ماہتاب، منور ہاشمی کا نیند پوری نہ ہوئی، منیر سیفی کا الست، مرتضٰی برلاس کا گرہِ نیم باز، نسیم سحر کا خواب سب سے الگ اور ترا ملنا ضروری تھا، ناصر کاظمی کا برگِ نے، نیلما ناہید درانی کا اداس لوگوں سے پیار کرنا، پروین شاکر کا صد برگ، رفیق سندیلوی کا غار میں بیٹھا شخص، صباحت احسان واسطی کا تیرا احسان غزل ہے، صفی ناز سکندر کا جب ضبطِ سخن ٹوٹا، سلیم آغا قزلباش کا ایک آواز، ستار سید کا انحراف، صلاح الدین عادل کا خوشبو کی ہجرت، طارق بٹ کا بدلتی رتوں کی حیرت، تسنیم پیرزادہ کا لمحات کے دکھ، یاسمین حمید کا دوسری زندگی اور زاہد فخری کا اسے میری چپ نے رلا دیا۔

ڈاکٹر امجد پرویز کی زیر نظر کتاب میں کئی تنقیدی کتب کا جائزہ بھی شامل ہے۔ ان کتب کے نام یہ ہیں: عبدالرؤف ملک کی The Legend of Sajjad Zahir، اظہر جاوید کی ناکام محبت ساحر لدھیانوی، باصر کاظمی کی ناصر کاظمی شخصیت و فن، بریگیڈیئر حامد سعید اختر کی صد شعر غالب، بریگیڈیئر ریٹائرڈ محمد اسماعیل صدیقی کی کرنل محمد خان شخصیت اور فن، ڈاکٹر علی ثنا بخاری کی سعادت حسن منٹو، ڈاکٹر انور سدید کی خطوط کے آئینے میں، مشفق خواجہ ایک کتاب جدید نظم کے ارباب اربعہ، غزل کے رنگ، ڈاکٹر اشفاق احمد ورک کی عطاالحق قاسمی شخصیت اور فن، ڈاکٹر ہارون الرشید تبسم کی میرے عہد کے عہدساز، ڈاکٹر وحید قریشی کی اردو ادب کا ارتقا، ڈاکٹر امجد پرویز کی کلچر کے خدوخال، ڈاکٹر وزیر آغا کی امتزاجی تنقید کا سائنسی اور فکری تجزیہ، عمران منظور اور اشرف جاوید کی مشترکہ تصنیف خالد احمد خدوخال سے آگے، عشرت رومانی کی مقصدی شاعری ایک جائزہ، لڈمیلا وسیلائیوا (Ludmila Vasilieva) کی روسی زبان میں فیض کی شخصیت اور شاعری پر لکھی کتاب کا ترجمہ بہ عنوان پرورشِ لوح و قلم (مترجمہ: اسامہ فاروقی)، رفیق سندیلوی کی پاکستان میں اردو ہائیکو، تنویر ظہور کی معراج خالد شخصیت اور یادیں اور تنویر اظہر کی استاد دامن، پروفیسر جمیل آزر کی انشائی تنقید نیز سعید احمد اور تابش کمال کی مشترکہ تصنیف معاصر شاعری شامل ہے۔

جن افسانوی مجموعوں پر تنقیدی تبصرے پر مشتمل کالم اس کتاب میں شامل ہیں ان میں بریگیڈیئر محمد اسماعیل صدیقی کا

آنکھ کے تنکے، ڈاکٹر انوار نسیم کا وہ قربتیں وہ فاصلے، فرحت پروین کا کانچ کی چٹان، گلزار جاوید کا مٹی کے متوالے، مقصود الٰہی شیخ کا چاند چہرے سمندر آنکھیں، نیلم احمد بشیر کا لے سانس بھی آہستہ اور ایک تھی ملکہ، پروین طارق کا جنگل رت اور تاجدار شرما کا اینٹوں کا جنگل شامل ہیں۔ مزید برآں انشائیوں اور انگریزی تراجم کے مجموعوں پر مبنی کتب کے تجزیات بھی اس کتاب میں دیے گئے ہیں۔

اب تک کیے گئے تجزیات سے یہ نتائج سامنے آتے ہیں کہ ادبی کالموں پر مشتمل تنقیدی مجموعوں سے معاصر دور کے اہم ادیبوں، شاعروں اور تازہ مطبوعہ کتب

کے فنی و فکری رجحانات کا بہ خوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ تاہم یہ امر بھی واضح ہے کہ اس نوع کی تمام کتب میں تفصیلی تنقیدی مطالعات نہیں ملتے۔ انھیں اجمالی تنقیدی مطالعات قرار دیا جا سکتا ہے۔ تاہم یہ کالم اپنے عہد کے ادبی منظر نامے کی تفہیم میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

حوالہ جات

1. Gillani Kamran. *Cultural Images in Post Iqbal World*. Lahore: Bazm-e-Iqbal, 1988, p. 25
2. Ibid , p. 62
3. Ibid , p. 70
4. Ibid , p.p. 97, 98
5. Ibid , p. 160
5. M.Afsar Sajid. "Preface" (Muhammad Ali Siddiqui) *Perceptions*. Multan: Caravan Book Centre, 1989, p. ii
6. Gillani Kamran. *Pakistan : Cultural Metaphour*. Lahore: Reema Nadeem Book House, 1993, p. 16
7. Ibid , p. 34
8. Ibid , p. 38
9. Prof. Nazeer Siddique. *Reflections on Life and Literature*. Islamabad:

Sana Publications, 1994 , p. 133

10. Ibid , p. 135
11. Safdar Mir. "Azad's Note". *Modern Urdu Prose.* Lahore: Azad Interprises, 1998, p. 150
12. Prof. Ghulam Jilani Asghar. *On the Wings of Poesy*. Lahore: Urdu Academy, 2007, p. 24
13. Ibid
14. Ibid
15. Ibid, p. 27